سورة النساء

آیات ۴۸ - ۵۸

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج وَمَنْ يُّشْرِكْ
بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ
مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط وَكَفٰى
بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ
الطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ط وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ط ﴿٥٢﴾ اَمْ لَهُمْ
نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا لا ﴿٥٣﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى
مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ
مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ط وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا
﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ط كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ
بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات ۵۷-۴۴

اہلِ کتاب کو خطاب

ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی کا ذکر

- ان کے ان اعمال اور کرتوں کا ذکر جن کی بنیاد پر انہوں نے ہدایت کی شاہراہ گم کردی اور ضلالت و گمراہی کی پکڈنڈیوں پر چل پڑے اور شرک میں مبتلا ہو گئے
- ان وجوہات کا ذکر جن کی بنیاد پر اللہ نے ان پر لعنت کی
- امتِ مسلمہ کے لیے بے شمار اسباق

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾

إِنَّ اللّٰهَ - یقیناً اللہ

لَا يَغْفِرُ - نہیں بخشے گا

أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ - کہ شریک کیا جائے (کچھ بھی) اس کے ساتھ

وَيَغْفِرُ - اور وہ بخش دے گا

مَا دُوْنَ ذٰلِكَ - اس کو جو اس کے علاوہ ہے

دُوْنَ - علاوہ، بغیر، سِوا

لِمَنْ يَّشَآءُ - جس کے لیے وہ چاہے گا

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ - اور جو شرک کرتا ہے اللہ کے ساتھ

(ف ر ي)

فَقَدِ افْتَرٰٓى - تو اس نے جھوٹ گھڑا ہے

اِفتَرىٰ يَفْتَرِي ، اِفْتَرَاءً - بہتان باندھنا، جھوٹ گھڑنا

(VIII)

إِثْمًا عَظِيْمًا - ایک عظیم گناہ ہوتے ہوئے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اِس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھیرایا اُس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی

Surely Allah does not forgive that a partner be ascribed to Him although He forgives any other sins for whomever He wills. He who associates anyone with Allah in His divinity has indeed forged a mighty lie and committed an awesome sin.

محمد اقبال

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾

شرک کا جرم نا قابل معافی جرم ہے

- اسلام کی بنیاد جن اساسی اعتقادات پر رکھی گئی ہے ان میں سب سے اہم عقیدہ "عقیدہ توحید" ہے۔ جب اس میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو دین کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور اس تصور کے بگڑنے یا کمزور ہونے سے اللہ سے اور اس کے دین سے رشتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ شرک ایک نا قابل مغفرت لغزش اور انحراف ہے۔
- شرک کے تین مرتبے ہیں اور تینوں حرام ہیں:

1. اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن شجر و حجر کو الٰہ یقین کرنا یہی شرک اعظم ہے اور عہد جاہلیت کے مشرکین یہی شرک کیا کرتے تھے
2. شرک کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ کسی کے متعلق یہ اعتقاد رکھا جائے کہ وہ مستقل طور پر اور بالذات اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی کام کر سکتا ہے اگرچہ اس شخص کو الٰہ نہ مانتا ہو۔
3. کسی کو عبادت میں شریک کرنا اور یہ ریا ہے اور یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔

- اسی طرح توحید کی تین قسمیں (۱) توحید فی الذات - اللہ کی ذات میں کوئی شریک نہیں۔ نہ کوئی اس کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اس کی کوئی بیوی ہے۔ (۲) توحید فی الصفات - اس کی خصوصی صفات میں کوئی شریک نہیں۔ اس کی عمومی صفات میں بھی من کل الوجود کوئی اس جیسا نہیں (۳) توحید فی الحقوق - اس کی ذات اور صفات سے جو حقوق لازم آتے ہیں اس میں کسی کو شریک نہیں کیا جاسکتا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ - کیا تم نے نہیں دیکھا ان کی طرف جو

یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ - پاک ٹھہراتے ہیں اپنے نفس کو

زَكَّى يُزَكِّي ، تَزْكِيَةً - (II)
پاک کرنا، پاک ٹھہرانا

بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ - بلکہ اللہ تزکیہ کرتا ہے

مَنْ یَّشَآءُ - اس کا جس کا وہ چاہتا ہے

وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا -اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا کسی دھاگے برابر بھی

فَتِیْلًا - باریک دھاگہ، کھجور کی گٹھلی کا ریشہ۔(بمعنی حقیر، معمولی، ذرہ برابر)

اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ - دیکھو کیسے وہ گھڑتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ - اللہ پر جھوٹ

وَ كَفٰى بِهٖۤ - اور کافی ہے وہ

اِثْمًا مُّبِیْنًا - بطور واضح گناہ کے

اللہ پہ جھوٹ باندھتے ہیں: کہ ہم اس کے بیٹے اور چہیتے ہیں اس لیے اللہ ہی نے ہمیں عمل کی ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ
فَتِيلًا ﴿٤٩﴾ انظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٠﴾

تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا جو بہت اپنی پاکیزگی نفس کا دم بھرتے ہیں؟
حالانکہ پاکیزگی تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور (انہیں جو پاکیزگی نہیں
ملتی تو درحقیقت) ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جاتا
دیکھو تو سہی، یہ اللہ پر بھی جھوٹے افترا گھڑنے سے نہیں چوکتے اور ان کے
صریحاً گناہ گار ہونے کے لیے یہی ایک گناہ کافی ہے

Have you not seen those who boast of their righteousness, even though it is Allah Who grants righteousness to whomsoever He wills? They are not wronged even as much as the husk of a date-stone (if they do not receive righteousness).
See how they forge lies about Allah! This in itself is a manifest sin.

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يُزَكُّوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ ‌ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۴۹﴾

اہل کتاب کے شرک کی مثال

- اہل کتاب (خصوصاً یہود) آلودگی وانحراف سے پاک ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، یہاں ان کے اسی فلسفے کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت پاک باز اور اعلیٰ وارفع سمجھتے ہیں۔ اپنے آپ کو اللہ کے بیٹے اور chosen people of the Lord سمجھتے تھے (اور سمجھتے ہیں)، پیغمبری کو اپنی میراث اور تقدس کو نسلی حق سمجھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ان پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ اور یہ بھی کہ ان کے رات کے گناہ صبح تک خود بخود پاک ہوجاتے ہیں اور جو گناہ دن میں کرتے ہیں وہ شام کو محو کردیئے جاتے ہیں۔ اور جنت میں ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا، ان کے نزدیک دوسرے تمام لوگ Goyims اور Gentiles ہیں، جو دیکھنے میں انسان نظر آتے ہیں، حقیقت میں حیوان ہیں
- اِن کے اِن تمام باطل خیالات کی تردید میں یہ آیات نازل ہوئیں "اے مخاطب کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا یعنی تعجب کے قابل ہیں جو اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں، اپنی پاکدامنی کا خود دعویٰ کرتے ہیں..."
- پاک دامنی، طہارت اور تزکیہ دعویٰ کرنے سے نہیں حاصل نہیں ہوتا، تزکیہ اور پاکی تو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، روح کو آلودگی سے پاک کرنا اور اس کا تزکیہ کرنا تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔
- انکو اگر پاکیزگی نہیں ملتی تو اسکا سب ان کے اپنے کرتوت ہیں، شرک میں مبتلا ہیں، مسلسل اللہ سے سرکشی پہ گامزن ہیں، ان پر لعنت کی پھٹکار کی وجہ ان کے اعمال ہیں ورنہ اللہ کی طرف سے تو ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جاتا

اَلَمۡ تَرَاِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ الطَّاغُوۡتِ وَيَقُوۡلُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هٰٓؤُلَاۤءِ اَهۡدٰى مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا سَبِيۡلًا

اَلَمۡ تَرَاِلَى الَّذِيۡنَ - کیا تم نے نہیں دیکھا ان کی طرف جن کو

اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا - دیا گیا ایک حصہ

مِّنَ الۡكِتٰبِ - کتاب سے

يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ - وہ ایمان لاتے ہیں توہمات پر

وَ الطَّاغُوۡتِ وَيَقُوۡلُوۡنَ - اور طاغوت پر اور کہتے ہیں

لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - ان کے لیے جنھوں نے کفر کیا

هٰٓؤُلَاۤءِ اَهۡدٰى - کہ یہ لوگ زیادہ ہدایت پر ہیں

مِنَ الَّذِيۡنَ - ان سے جو

اٰمَنُوۡا سَبِيۡلًا - ایمان لائے بلحاظ راستے کے

جِبْت ۔ بے اصل، ناکارہ، بے فائدہ چیز، استعارۃً جادو، نجوم، کہانت، ٹونے وغیرہ کے لیے آتا ہے

طاغوت۔ وہ طاقت، قوت یا ادارہ جسکی اللہ کو چھوڑ کر عبادت/اطاعت کی جائے

ھٰٓؤُلَاۤء ۔ اسم اشارہ جمع (قریب کے لیے)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَ
يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾

کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اور اُن کا حال یہ ہے کہ جِبت اور طاغوت کو مانتے ہیں اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں

Have you not seen those to whom a portion of the Book was given? They believe in baseless superstitions and taghut (false deities), and say about the unbelievers that they are better guided than those who believe.

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ الطَّاغُوۡتِ وَيَقُوۡلُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هٰٓؤُلَۤاءِ اَهۡدٰى مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا سَبِيۡلًا

جِبت اور طاغُوت کا مفہوم

- جبت سے مراد اعمال سفلیہ، مثلاً سحر، شعبدہ، ٹونے ٹوٹکے، رمل جفر، فال گیری، نجوم، آگ پر چلنا اور اس قسم کی دوسری خرافات ہیں۔ ہاتھ کی لکیروں کا علم بھی اسی میں شامل ہے (تدبر و تفہیم القرآن)
- ان سفلی اعمال کا تعلق بیشتر شیطانی قوتوں اور ارواح خبیثہ سے ہوتا ہے۔ اس طرح کے اعمال کا ارتکاب کرنے والوں کو شیطانی قوتوں اور ارواح خبیثہ سے مدد مانگنی پڑتی ہے اس آیت کریمہ میں انہی قوتوں کو طاغوت کے نام سے یاد کیا گیا ہے
- سورۃ البقرہ میں آ چکا کہ یہود اپنے دورِ زوال میں کتاب الٰہی کو پسِ پشت ڈال کر بس انہی خرافات کے ہو کر رہ گئے تھے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے
- اس آیت کریمہ میں یہود کے ان دو مشرکانہ رویوں کا ذکر کیا گیا ہے (جو ان کی اصل بیماری تھی) وہ یہی ہے کہ وہ توحید کو چھوڑ چکے اور مختلف طریقوں سے مشرکانہ اعمال کا ارتکاب کرکے اپنی دینی حیثیت کو برباد کر چکے تھے (حالانکہ انہیں کتاب دی گئی تھی اور اللہ کی طرف سے شریعت کے حامل تھے)
- یہود اپنی ضد اور ہٹ دھرمی میں اس حد تک پہنچ گئے تھے کہ انہیں خوب معلوم تھا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور حق پر ہیں لیکن انہوں نے مشرکین مکہ سے مل کر ان کے بتوں کی تعظیم کی اور کہتے کہ تم حق پر ہو..

اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا

اسلام اور توہم پرستی

- اسلام دینِ فطرت ہے اور ایک کامل و مکمل دین اور ابدی ضابطۂ حیات ہے
- اللہ کی ذات پر ایمان ، اعتقاد اور توکل اور اس کالازمی تقاضا کہ سب کچھ اسی سے ہونے کا یقین ، اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے ۔ اس فطری دین کی پاکیزہ تعلیمات کے باعث جو معاشرہ وجود میں آتا ہے ، اس کے رسوم و رواج ، عادات و روایات اور آداب و اطوار میں بھی ایک خاص قسم کی پاکیزگی ، عمدگی ، نفاست اور مقصدیت پائی جاتی ہے۔
- اسلام میں جاہلانہ رسوم و رواج ، توہمات ، طلسمات و جادو ، بد شگونی ، ہفتہ وار پیشن گوئیاں، نجوم وغیرہ جیسی خرافات کی کوئی گنجائش نہیں (إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ - سورۃالتوبۃ : 37)
- آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی چیز سے بد شگونی پکڑ کر اپنے کام سے پیچھے ہٹ گیا تو اس نے شرک کیا (مسند احمد) ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ" بد شگونی شرک ہے (۳ مرتبہ فرمایا (ابوداؤد)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ اور ہم میں سے ہر کسی کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے ختم کر دیتا ہے"۔ (سنن ابی بوداؤد)
- بد شگونی سے بچنے کی دعا، اللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ إِلَّا طَیْرُکَ، وَلَا خَیْرَ إِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا إِلٰهَ غَیْرُکَ ۔ الصحیحۃ للالبانی

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۖ وَمَن يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهٗ نَصِيرًا ۖ ﴿٥٢﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيرًا ۙ ﴿٥٣﴾

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ - یہ وہ لوگ ہیں

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ - لعنت کی جن پر اللہ نے

وَمَن يَّلْعَنِ اللّٰهُ - اور جس پر لعنت کرتا ہے اللہ

فَلَن تَجِدَ لَهٗ نَصِيرًا - تو تو ہر گز نہیں پائے گا اس کے لیے کوئی مددگار

اَمْ لَهُمْ - کیا ان کے لیے ہے

نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ - کوئی حصہ سلطنت میں

فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ - پھر تو وہ نہیں دیں گے

آتَی یُؤْتِي ، إِيتَاءً - دینا (IV)

النَّاسَ نَقِيرًا - لوگوں کو تِل بھر

نَقِيرْ - کھجور کی گٹھلی میں موجود تھوڑا سا گڑھا

یہ کسی انتہائی حقیر چیز کے لیے عربی محاورہ ہے جس کا اردو متبادل ہے "تل بھر"

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۖ وَمَن يَلۡعَنِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُۥ نَصِيرًا ۖ ﴿٥٢﴾ أَمۡ
لَهُمۡ نَصِيبٌ مِّنَ الۡمُلۡكِ فَإِذًا لَّا يُؤۡتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾

ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے
پھر تم اُس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے
کیا حکومت میں اُن کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دوسروں کو ایک
پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے

Such are the ones whom Allah has cursed; and he whom Allah curses has none to come to his help.

Have they any share in the dominion (of Allah)? Had that been so, they would never have granted people even as much as the speck on a date-stone.

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿٥٢﴾ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿٥٣﴾

اللہ کی لعنت کے اسباب

- جنگ احد کے بعد یہودی سردار حی بن اخطب اور کعب بن اشرف مسلمانوں کے خلاف ایک بڑا محاذ بنانے کے لیے قریش مکہ کے پاس گئے اور ان کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے قریش مکہ (ابوسفیان) کی فرمائش پر ان کے بتوں کی تعظیم کی اور ان کے سوال کے جواب میں اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ تم مشرکین حق پر ہو اور محمد (ﷺ) گمراہ ہوگئے ہیں (نعوذ باللہ) (جس بات کی طرف اشارہ آیت ۵۱ میں کیا گیا ہے)
- مسلمانوں کے خلاف، کفار کا ساتھ دینے اور حق کو چھپانے کی وجہ سے اہل کتاب (یہود اور علمائے یہود) پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ (جبت و طاغوت پر ایمان (کفر و شرک) لعنت خدا کا موجب بنتا ہے)
- جن پر اللہ تعالیٰ لعنت کردے وہ اس کی رحمت سے دور ہوگئے اور جو لوگ اس کی رحمت سے دور ہیں، ان کا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔
- انھوں نے یہ جو تقسیم کرلی ہے کہ دنیا میں یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے، باقی تمام انسان Goyims اور Gentiles ہیں، تو انسانوں میں یہ تقسیم اور تفریق کا اختیار انھیں کس نے دیا ہے؟ کیا خدا کے اقتدار و اختیار میں کچھ ان کی بھی حصہ داری ہے کہ اس کے فضل انعام میں سے یہ جس کو چاہیں حصہ دیں، جس کو چاہیں محروم کردیں؟ اگر ان کا، کائنات پر سلطنت و حکومت میں کوئی کردار ہوتا تو وہ لوگوں کو کچھ بھی نہ دیتے

أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

أَمْ يَحْسُدُوْنَ - یا وہ حسد کرتے ہیں

النَّاسَ عَلٰى مَآ - لوگوں سے اس پر جو

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ - دیا ان کو اللہ نے اپنے فضل سے

فَقَدْ اٰتَيْنَآ - تو ہم دے چکے ہیں

اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ - ابراہیم (علیہ السلام) کے پیروکاروں کو

الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ - کتاب اور حکمت

وَ اٰتَيْنٰهُمْ - اور ہم نے دی ان کو

مُّلْكًا عَظِيْمًا - ایک شاندار سلطنت

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝٥٤

پھر کیا یہ دوسروں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے
فضل سے نواز دیا؟ اگر یہ بات ہے تو انہیں معلوم ہو کہ ہم نے تو ابراہیمؑ
کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ملک عظیم بخش دیا

Do they envy others for the bounty that Allah has bestowed upon them? (Let them bear in mind that) We bestowed upon the house of Abraham the Book and Wisdom, and We bestowed upon them a mighty dominion,

محمد اقبال

أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

یہود حسد کے مریض

- اس آیت میں اصل راز سے پردہ اٹھادیا ہے کہ یہ سارا طوفان اس حسد کا نتیجہ ہے جو یہ مسلمانوں سے رکھتے ہیں۔ان کو یہ غم و غصہ ہے کہ نبوت تو ان کے خاندان کا حصہ تھی، یہ ان کے خاندان سے سے نکل کر بنی اسماعیل کے اندر کس طرح چلی گئی ؟

(یہود قوم اپنی اسی جبلت کے باعث صدیوں سے عبرت کا مرقع بنی ہوئی ہے۔اس کی تمام کاوشیں ڈیڑھ ہزار سال سے دوسروں کی تباہی اور بربادی پر صرف ہورہی ہیں)

- انھیں یہ خبر نہیں ہے کہ نبوت اور شریعت اللہ کا فضل ہے، اللہ جس کو چاہے اپنا فضل بخشے۔اللہ کے بخشے ہوئے فضل پر حسد کرنا اور اس حسد کے بحران میں مخالفت کے لیے اٹھ کھڑے ہونا خود اللہ سے لڑنے کے مرادف ہے۔اگر یہ اللہ سے لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تو لڑیں
- انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ انہیں توراۃ اور انجیل ملی تھی تو ابراہیم علیہ السلام کی نسل ہونے کے ناتے سے ملی تھی، تو یہ جو اسماعیل علیہ السلام کی نسل ہے یہ بھی تو ابراہیم علیہ السلام ہی کی نسل ہے۔(بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت علیحدہ علیحدہ ملی۔توراۃ کتاب تھی اور انجیل حکمت تھی، جبکہ یہاں کتاب اور حکمت اللہ تعالیٰ نے ایک ہی جگہ پر قرآن میں بتمام و کمال جمع کردی ہیں۔)

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ ؕ وَ کَفٰی بِجَهَنَّمَ سَعِیۡرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِیۡهِمۡ نَارًا ؕ

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ - توان میں وہ بھی ہیں جو ایمان لائے اس پر

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ - اور ان میں وہ بھی ہیں جو رکے رہے اس سے

وَ کَفٰی - اور کافی ہے

بِجَهَنَّمَ سَعِیۡرًا - جہنم بطور شعلوں والی آگ کے

اِنَّ الَّذِیۡنَ - بیشک وہ لوگ جنہوں نے

کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا - انکار کیا ہماری نشانیوں کا

سَوۡفَ - عنقریب

نُصۡلِیۡهِمۡ نَارًا - ہم ڈالیں گے ان کو ایک آگ میں

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

كُلَّمَا - جب کبھی بھی

كُلَّمَا - كُلَّ اور مَا سے مرکب ہے، بمعنی وقت کے

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ - پک جائیں گی ان کی کھالیں

نَضِجَ يَنْضَجُ ، نَضْجًا - پھل یا گوشت کا پکنا، اچھی طرح جل جانا

بَدَّلْنٰهُمْ - تو ہم بدل دیں گے ان کو

جُلُوْدًا غَيْرَهَا - دوسری کھالوں سے

جُلُوْد - جِلْدٌ کی جمع (جِلد، کھال)

جَلَدَ يَجْلِدُ ، جَلْدًا - چمڑے یا کھال پر مارنا

فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً - تو تم مارو ان کو اسّی کوڑے

جَلْدَةٌ - کوڑا

لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ - تاکہ وہ لوگ چکھیں عذاب کو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - بیشک اللہ ہے

عَزِيْزًا حَكِيْمًا - غالب حکمت والا

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ صَدَّ عَنۡهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيۡرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا
سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۵۶﴾

مگر ان میں سے کوئی اس پر ایمان لایا اور کوئی اس سے منہ موڑ گیا، اور منہ موڑنے والوں کے لیے تو بس جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں، اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے

whereupon some of them believed, and others turned away.(Those who turn away), Hell suffices for a blaze. Surely We shall cast those who reject Our signs into the Fire; and as often as their skins are burnt out, We shall give them other skins in exchange that they may fully taste the chastisement. Surely Allah is All-Mighty, All-Wise.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِيۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَيۡرَهَا لِيَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ

ایمان نہ لانے والوں کا انجام

- اللہ کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کرنے والوں سے قیامت کے دن جو سلوک ہو گا اس کی ایک جھلک دکھائی جا رہی ہے
- دنیا کی عیش و عشرت میں ڈوب کر، حقیقت کو یعنی رب کو بھول جانے والے زندگی کا مقصد نظر انداز کر دینے والے، رسولوں کی دعوت کو ٹھکرا دینے والوں کا انجام اس کے سوا کیا ہو گا جس کا اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ یعنی انہیں جہنم کی آگ میں جھونکا جائے گا
- اس آگ کی شدت اور اس کے استمرار کا عالم یہ ہو گا کہ جب جلنے والوں کی کھالیں جل جائیں گی تو کھالوں کے جل کر گر جانے سے جان نہیں چھوٹے گی، اس کا عذاب نا قابل بیان شدید ہونے کے باوجود موت کا باعث نہیں بنے گا۔ آدمی تمنا کرے گا کہ مجھے موت آ جائے لیکن موت نہیں آئے گی۔
- اور یہاں تو اس عذاب کے جس پہلو کا ذکر ہے وہ یہ ہے کہ کھال کے جل جانے کے بعد اس کے بدلے میں دوسری کھال پہنا دی جائے گے۔ تاکہ عذاب میں مبتلا شخص نئے سے نئے عذاب کا مزہ چکھے۔
- حضرت معاذؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "کھال جلنے اور کھال کے تبدیل ہونے کا یہ عمل اتنی تیزی سے ہو گا کہ ایک ساعت میں سو مرتبہ کھال تبدیل کی جائے گی"

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

- یہ ایک سائنسی اور علمی حقیقت کا بیان ہے کہ درد کا احساس انسان کی کھال (skin) ہی میں ہے۔ اس کے نیچے گوشت اور عضلات وغیرہ میں درد کا احساس نہیں ہے۔
- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ آگ دن میں ستر ہزار مرتبہ ان کو کھائے گی جب ان کو کھا چکے گی تو ان لوگوں کو کہا جائے گا کہ تم پھر پہلی حالت کو لوٹ جاؤ پس وہ لوٹ جائیں گے۔
- اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جہنم کا عذاب کس قدر ہول ناک، کس قدر تکلیف دہ اور کس قدر شدید ہوگا اور اس شدت پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جو جہنم کا خالق ہے وہ عزیز اور زبردست ہے۔ وہ جس چیز کو چاہے اور جیسا چاہے پیدا کرنے پر قادر ہے۔
- بخاری کی روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا " اہلِ جہنم میں سب سے کم عذاب کے اعتبار سے وہ آدمی ہوگا جس کے تلووں میں آگ کی دو چنگاریاں ہوں گی جس کی وجہ سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولتا ہوگا"

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ، إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ‌ ۙ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ۝۵۷

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۔ اور وہ (لوگ) جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ اور عمل کیے نیک

سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ ۔ جلد ہم داخل کریں گے ان کو ایسے باغات میں

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۔ بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ۔ ایک حالت میں رہنے والے ہیں ان میں ہمیشہ

لَهُمۡ فِيۡهَاۤ ۔ ان کے لیے ہیں ان میں

اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۔ پاک ازواج

وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ۔ اور ہم داخل کریں گے ان کو ہمیشگی والے سائے میں

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ہم ان کو داخل کریں
گے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔
ان کے لیے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی اور ہم ان کو گھنی چھاؤں میں
رکھیں گے

And those who believe and do good deeds, We shall cause them to enter the Gardens beneath which rivers flow. There they shall abide for ever. There they shall have spouses purified and there We shall cause them to enter a shelter with plenteous shade.

محمد اقبال

اضافی مواد

Reference Material

سابقہ امتوں کے وہ اعمال وافعال جو امتِ مسلمہ میں بھی پائے جاتے ہیں

- اللہ کی کتاب سے دوری اور اغماض
- ہمسایہ ودیگر قوموں کی مشرکانہ عقائد کی ترویج
- مشرک عورتوں سے نکاح
- فرقہ پرستی ، آپس کی لڑائیاں اور خانہ جنگی
- اخلاقی انحطاط
- اللہ کے حکم کے برخلاف - سود کا لین دین
- امر بالمعروف انہی عن المنکر کے فریضے سے غفلت
- توہمات، جادو، ٹونے، علم نجوم، کہانت جیسے لغو اور سفلی عملیات میں مبتلا ہونا
- اللہ سے کیے گئے عہد و پیمان کو پسِ پشت ڈالنا
- اللہ کی دی ہوئی کتاب کے احکام کو معاشرے میں نافذ نہ کرنا
- جہاد فی سبیل اللہ سے اعراض

اسلام اور توہم پرستی

- اسلام نے انسانوں کو توہمات اور غلط عقائد سے نکال کر ایک معبود کی عبادت کا سبق دیا اور بتایا کہ عبادت اور سجدہ کے لائق صرف ایک اللہ کی ذات ہے جو آسمان و زمین اور ساری کائنات کا خالق ہے۔ نفع اور نقصان اور خیر و شر اسی کے اختیار میں ہے کوئی دن، پتھر، بشر، چرند پرند یا ستارے وغیرہ انسان کے نفع و نقصان کے خالق نہیں ہو سکتے سوائے اللہ کے۔
- مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو-57:22
- وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے، اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے 10:107
- آپ ﷺ نے فرمایا" لا طِيَرَةَ وخَيْرُها الفَأْلُ قيلَ: يا رَسولَ اللهِ، وَمَا الفَأْلُ؟ قالَ: الكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُها أحَدُكُمْ" صحیح مسلم، کوئی بد فالی نہیں، اس سے اچھی بات نیک شگون ہے۔ صحابہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ نیک شگون کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا صالح کلمہ جس کو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے

اسلام اور توہم پرستی

- آپ ﷺ نے فرمایا منْ ردتْهُ الطِّيَرَةُ عن حاجتِهِ، فقدْ أشرك – رواه أحمد وصححه الألباني جو شخص بد شگونی کے ڈر کی وجہ سے اپنے کسی کام سے رک گیا یقیناً اس نے شرک (اصغر) کا ارتکاب کیا۔"
- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال : " لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ. کسی سے کوئی مرض خود بخود نہیں لگتا براشگون کی کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔" کہا آپ سے عرض کی گئی : نیک فال کیا ہے؟ فرمایا : " پاکیزہ کلمہ (دعا یا حوصلہ افزائی یا دانائی پر مبنی کوئی جملہ۔) رواه البخاري (5776) ومسلم (2224)
- عَنْ عَمِّهِ مِخْمَرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا شُؤْمَ، وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالدَّارِ(ابن ماجه 1993) - آپ ﷺ نے فرمایا" نحوست کچھ شئے نہیں اور کبھی تین چیزیں مبارک ہوتی ہیں۔ عورت، گھوڑا، اور گھر"
- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ (ابن ماجه 3539) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری ازخود متعدی نہیں ہو سکتی اور بدفالی درست نہیں اُلو کوئی (منحوس) چیز نہیں اور صفر (کے مہینے میں نحوست) کچھ نہیں۔

مسلمان معاشروں میں موجود توہم پرستی

- ماہ صفر کو منحوس خیال کرنا (یہ عرب جاہلیت کا عقیدہ تھا) - صفر المظفر کی ابتدائی تیرہ تاریخوں کو منحوس تصور کیا جاتا ہے اور ان دنوں میں شادی، بیاہ اور سفر وغیرہ سے گریز کیا جاتا ہے
- گھر میں کسی عورت (بالعموم بہو وغیرہ) کو منحوس خیال کرنا
- بچے کی پیدائش پر ماؤں کا اپنے بچوں کو نظرِ بد سے بچانے کے لئے اس کے گلے یا ہاتھ کی کلائی میں کالے رنگ کی ڈوری باندھنا یا بچے کے سینے یا سر پر کاجل سے سیاہ رنگ کا نشان لگانا تاکہ نظر نہ لگے
- جمعہ اور منگل کو کپڑے نہ دھونا، کہ ایسا کرنے سے رزق (آمدنی) میں کمی واقع ہو جاتی ہے - یا شام کے وقت جھاڑو دینے سے گھر کی نیکیاں چلی جاتی ہیں
- منگل اور بدھ کے روز شمال کی طرف سفر نہ کرنا
- پرندوں میں اُلّو کو ویرانی کی علامت سمجھنا
- کالی کھانسی والے بچوں کو علاج کے لیے ریچھ پر سوار کرانا
- بہت سے گھروں میں لڑکیوں کو کالے کپڑے پہننے نہ دینا کہ اس سے نصیب خراب ہو جائے گا
- یہ خیال کرنا کہ اگر بچے کے پیروں کو چوما جائے تو بچہ بڑا ہو کر چور بنتا ہے

مسلمان معاشروں میں موجود توہم پرستی

- مرگی کے مریض کو جوتی سنگھانا
- اونٹ کے گوشت کی ہڈی گھر میں رکھنا کہ اس سے جادو اثر نہیں کرتا۔
- اگر بلی راستہ کاٹ جائے تو یہ سمجھنا کہ مقصد فوت ہو گیا (یعنی جس کام کے لیے نکلے وہ کام پورا نہیں ہو گا)
- کسی کتا یا بلی کے رات کے وقت رونے کو موت کا شگون سمجھنا
- انڈا لے کر تین بار اپنے سر سے گزار پور قوت سے انڈا کوڑے میں پھینکنا اور اسے نظرِ بد کا اتار سمجھنا
- دکاندار کا صبح صبح یا پہلے گاہک کو ادھار نہ دینا، کہ اس سے سارا دن بِکری کم ہو گی
- بائیں آنکھ کے پھڑکنے کو کسی مصیبت کی آمد سمجھنا
- شام کے بعد ناخن نہ کاٹنا
- کالے رنگ یا کسی دوسری رنگ کو منحوس سمجھنا
- دو بیٹیوں کی اکھٹی شادی نہ کرنا اور یہ سمجھنا کہ ان میں سے ایک خوش نہیں رہے گی

مسلمانوں میں توہم پرستی کی وجوہات

- اسلام نے مسلمانوں پختہ یقین، تحقیق اور غور و فکر کی دعوت دی ہے اس میں توہم پرستی یا بدشگونی کی قطعاً گنجائش نہیں مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی کثیر تعداد اس مرض کا شکار ہے۔
- مسلمانوں میں توہم پرستی کی دو بڑی وجوہات ہیں :

1. علم کی کمی، یعنی دینی احکام سے ناواقفیت ۔ اگر اس وجہ کو دور کر دیا جائے تو بڑی حد تک مسلم معاشروں میں توہم پرستی پر قابو پایا جاسکتا ہے اس لیے کہ اسلام میں تو اس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور خاص طور پر اس کے خلاف قرآنِ مجید میں اور احادیث مبارکہ میں واضح طور پر احکامات ارشاد فرمائے گئے ہیں
2. ہندو معاشرت کی اثرات (برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں پر)۔ دوسرے مسلم معاشروں میں دیگر قوموں کے اثرات موجود ہیں لیکن برصغیر پاک و ہند کے مسلمان اس لحاظ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے اور وہ اس لیے کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ قریباً ایک ہزار سال تک رہے ہیں جو توہم پرستی میں دنیا کی دیگر قوموں سے بہت نمایاں ہیں

آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو توہمات کی اکثریت ہندو معاشرے سے درآمد شدہ معلوم ہوتی ہے جیسے شام کے وقت صفائی سے گریز کرنا، نومولود کو نظرِ بد سے بچانے کے لیے کالا دھاگہ باندھنا یا ماتھے پہ کاجل لگانا، پیاز یا چھری سرہانے رکھنے سے برے خوابوں سے نجات ملنا، کالی بلی کا راستہ کاٹنا، شیشہ ٹوٹنا، دودھ کا ابل کر برتن سے باہر گر جانے کو برا شگون سمجھنا..........

نظر بد کا لگنا

- بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ نظر بد کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور یہ محض وہم ہے
- نظر بد لگ جانا شرعی نصوص کی رو سے حق ہے
- اللہ تبارك وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ وَإِنْ يَكَادُ الّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمّا سَمِعُوا الذّكْرَ اور بالکل قریب تھا کہ کافر آپ کو اُن کی نظروں کے ساتھ پھسلادیں، جب انہوں نے (یہ) ذِکر (قران کریم) سُنا - سُورۃ القلم آیت 51
- اس آیت شریفہ میں اللہ تبارك وتعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئ ہے کہ انسان کی نظر میں ایسی تاثیر ہوتی ہے جو کسی دوسرے انسان کے جسم و جان پر اثر انداز ہوتی ہے
- حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب اپنے بیٹوں کو (مصر کے شہر میں) مختلف دروازوں سے داخل ہونے کی تاکید کی (سورۃ یُوسف آیت 67) تو اس کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ نے مشہور مفسرین ابن عباسؓ، محمد بن کعبؒ، مجاھدؒ، ضحاکؒ، قتادہؒ اور سُدیؒ وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ " یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو نظر لگنے سے خوف زدہ ہوئے تھے، کیونکہ وہ (بیٹے) خوبصورت، خوش نظر جلیے والے، اور خوش منظر تھے، لہٰذا یعقوب علیہ السلام اس بات سے ڈرے کہ کہیں لوگ اُن کے بیٹوں کو نظر بد کے ذریعے نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ نظر لگنا حق ہے، جو کہ کسی ماہر گھڑ سوار کو اُس کے گھوڑے سے گرادیتی ہے"

نظر بد کا لگنا

- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رسول ﷺ نے فرمایا" نظر کا لگ جانا سچ ہے (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) جب تم سے کہا جائے غسل کرنے کو تو غسل کرو"

یہاں غسل کا نظرِ بد سے کیا تعلق ہے ؟ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ (سنن ابي داؤد) اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نظر بد لگانے والے کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ وضو کرے پھر جسے نظر لگی ہوتی اس پانی سے غسل کرتا۔

- عن جابر رضي الله عنه قال: قال رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَيْنُ تُدخِلُ الرجلَ الْقَبْرَ، وتُدخِل الجَمَلَ القِدْر – نبی کریم ﷺ نے فرمایا : نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے - (صحیح الجامع، شیخ البانی رحمہ اللہ)

- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ **أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ** "ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کے لیے مانگا کرتے تھے - (ترجمہ) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے

نظر بد سے بچاؤ

- ایک اہم بات ہمیشہ یاد رہنی چاہیئے کہ نظر بد کا جو بھی اثر ہوتا ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی مشیئت اور تدبیر کے مطابق ہوتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کی مشیئت میں اُس کا واقع ہونا نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا
- نظر بد سے بچاؤ کے لیے ہمیں یہ حکم دِیا گیا ہے کہ جب بھی ہم کسی ایسی چیز، یا شخصیت کو دیکھیں جو ہمیں اچھی لگے تو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطاء پر رضا مندی کا اظہار کریں اور اُس چیز یا شخصیت کے لیے برکت کی دُعاء کریں، اِس سے ایک تو ہمارے دِلوں میں سے حسد صاف ہو جاتا ہے اور دوسرا اُس چیز یا شخصیت کو ہماری نظر نہیں لگتی
- اس حکم پر عمل کرنا یُوں تو سب ہی مسلمانوں پر واجب ہے لیکن وہ لوگ جن کی نظر لگتی ہے، اُن لوگوں پر تو بدرجہ اُولیٰ واجب ہوتا ہے کہ وہ اِس پر عمل کریں، تاکہ اُن کی بُری نظر اور اُن کے دِلوں میں پائے جانے والے حسد، یا حسرت زدہ پسندیدگی کا کسی پر کوئی بُرا اثر نہ ہو، اور وہ کسی کو کوئی نُقصان ہونے کا سبب نہ بننے پائیں-ان مواقع کے لیے کئی کلمات ہیں جو ادا کیئے جا سکتے ہیں جیسے :

← مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -جو اللہ نے چاہا (وہ عطاء فرمایا)، اللہ کے (دیے) بغیر کوئی طاقت (والا) نہیں،

← تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ،اللَّهُمَ بارِك فِيهِ-اللہ ہی برکت دینے والا اور سب سے بہتر بنانے والا ہے، اے اللہ اس میں برکت عطا فرما

← بارَكَ اللّهُ فِيهِ– اللہ اِس میں برکت عطا فرمائے، اللّٰهُمَ بارِك عَلِيهِ اے اللہ اِس پر برکت نازل فرما

← بارَكَ اللّهُ فِيکَ اللہ تُجھ میں برکت عطا فرمائے، بَارَكَ اللّهُ عَلِيکَ- اے اللہ تُم پر برکت نازل فرمائے

نظر بد سے بچاؤ

- انسان صبح اور شام اور سونے وغیرہ کے اذکار میں پابندی کرے تو اس کا انسان کو نظر بد کی حفاظت میں بہت بڑا اثر ہے اور یہ ان شاء اللہ اسکے لئے ڈھال کا کام دے گا۔ یہ اذکار حصن المسلم ایک دستی سائز کے کتابچے کی صورت میں اور مختلف apps وغیرہ میں بھی دستاب ہیں
- اللہ تبارک وتعالیٰ کی حفاظت طلب کرنے والی اِن دُعاؤں کے بارے میں اِمام ابن القیم الجوزیہ رحمہُ اللہ نے فرمایا

" جس نے اِن دعاؤں کا تجربہ کیا اور ان کے ذریعے (اللہ کی) پناہ طلب کی، وہ اِن دعاؤں کے فائدے کی مقدار جان لیتا ہے، اور اِن دُعاؤں کی ضرورت بھی جان لیتا ہے، یہ دُعائیں نظر لگانے والے کے اثر کو (اللہ کی مشیئت سے، نظر لگنے والے تک پہنچنے سے روکتی ہیں، اور دُعا کرنے والے کے اِیمان کی قوت، اور اُس کے نفس کی قوت، اور اُس کی تیاری کی قوت، اور (اللہ پر) اُس کے توکل، اور اُس کے دِل کی مضبوطی کی قوت کے مطابق نظر بد کے اثر ہونے کے بعد اُس اثر کو دُور بھی کرتی ہیں یعنی یہ دُعائیں بطورِ علاج بھی استعمال کی جا سکتی ہیں "

- سُورۃ الفاتحہ، آیت الکرسی، سُورۃ البقرہ، اور معوذتین (سُورۃ الفلق، اور سُورۃ الناس) کی تلاوت
- حضور اکرم ﷺ نظرِ بد سے حفاظت کے لئے حضرات حسنین علیہما السلام پر ان کلمات سے دم فرمایا کرتے تھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (صحیح البخاری ، سنن ترمذی) میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے (اللہ کی) پناہ طلب کرتا ہوں، ہر زہریلی شیطان چیز سے، اور ہر ایک تکلیف دینے والے آنکھ سے

نظر بد سے بچاؤ

- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقاً يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ: میں اللہ کے اُن مکمل کلمات کے ذریعے کہ جن کلمات (کی قوت و قدرت میں) سے نہ کوئی نیک نکل سکتا ہے نہ کوئی بدکار، (اُن کلمات کے ذریعے اللہ کی) پناہ طلب کرتا ہوں، اللہ کی تخلیق کردہ، اور پھیلائی ہوئی اور بالکل اُس کے مُقام پر رکھی ہوئی ہر مخلوق کے شرّ سے، اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اُس کے شرّ سے، اور جو کچھ آسمان میں چڑھتا ہے اُس کے شرّ سے، اور جو کچھ زمین پر پھیلا ہوا ہے اُس کے شرّ سے، اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے اُس کے شرّ سے، اور رات کے فتنوں کے شرّ سے اور دِن کے فتنوں کے شرّ سے، اور ہر کھٹکھٹانے والے کے شرّ سے، سوائے اُس کے جو خیر کے ساتھ کھٹکھٹاتا ہے

- وہ دم جو جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ پر کیا- بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، میں اللہ کے نام سے آپ پر دَم کرتا ہوں، اور اللہ ہی آپ کو شفاء دے گا، ہر ایک بیماری سے جو آپ میں ہے، (اور) گرہوں پر (گانٹھوں پر جادُو اور ٹونے کر کر کے) پھونکنے والیوں کے شر سے، (اور) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے (سُنن ابن ماجه، سُنن الترمذی، صحیح ابن حبان، مُسند احمد)